تحقیق وتنقید

قاری محمد عُزیر
مدیر مرکز الاصلاح، لاہور

''اقبال؛ ایک پیغمبر کی حیثیت سے''

ماہ نامہ آفاق، لاہور کا شمارۂ اپریل ۲۰۰۹ء ہمارے پیش نظر ہے جس میں مذکورہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون کا ایسا عنوان تمام اسلامی مکاتبِ فکر کے نزدیک محل نظر ہے، جس سے ہر ممکن اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ہم صاحبِ مضمون کے عقیدہ پر شک نہیں کرتے مگر یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ کچھ آداب اور اصطلاحات ہوتی ہیں جن کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے: مثلاً علیہ السلام اور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح اللہ کے نبی اور رسول کے لیے مخصوص اصطلاح ہے اور کسی غیر نبی کے لیے از روئے اصطلاح ناجائز ہے۔ اسی طرح صحابی رسول ﷺ کے لیے 'رضی اللہ عنہ' کی قرآنی اصطلاح ہے اور کسی نیک آدمی کے لیے جنہیں اولیاء اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے: رحمہ اللہ یا رحمتہ اللہ علیہ کی اصطلاح مستعمل ہے یا کسی زندہ معزز شخصیت کے لیے حفظہ اللہ تعالیٰ اور مدظلہ العالی وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کسی بڑی شخصیت کی تعریف کرنا ہو تو اس کے لیے یہ کہا جائے گا کہ وہ بڑا افلاسفر یا بہترین سکالر یا اپنے دور کا لبیب وادیب یا اپنے دور کا بہترین خطیب یا نابغۂ روزگار یا شہسوارِ خطابت یا آسمانِ نظم ونثر کا آفتاب وغیرہ ہے۔ یہ تعریفی کلمات کسی کے لیے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں یا آداب کے میدان میں ان کو لیا جاسکتا ہے لیکن نبی، رسول اور پیغمبر کے الفاظ کسی غیر نبی کے لیے استعمال کرنا توہینِ رسالت کی مد میں آجاتا ہے

یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ محمد اکرم ﷺ کمانڈر کی حیثیت سے؛ جناب رسول اللہ ﷺ ایک تاجر کی حیثیت سے؛ آپ ﷺ شوہر کی حیثیت سے؛ ایک باپ کی حیثیت سے؛ ایک بھائی کی حیثیت سے؛ ایک مربی کی حیثیت سے؛ ایک استاد کی حیثیت سے؛ ایک پڑوسی کی حیثیت سے؛ ایک میزبان کی حیثیت سے؛ ایک ناصح کی حیثیت سے؛ ایک تیماردار کی حیثیت سے۔ یہ

تمام عناوین آپ کے لیے استعمال ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی غیر نبی کے لیے ایسے عناوین یا القاب استعمال کرنا چاہیں تو بھی درست ہے لیکن یہ کہنا کہ فلاں شخص یا زیرنظر ہستی علامہ اقبال ایک پیغمبر کی حیثیت سے تو یہ ترکیب ناجائز ہی نہیں بلکہ کفر تک پہنچنے کی بات ہے۔ کیونکہ کوئی اُمتی ، سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے لے کر قیامت تک آنے والا بڑے سے بڑا آدمی پیغمبر کی حیثیت اختیار نہیں کرسکتا۔حتیٰ کہ پیغمبر بھی اگر آئے جیسے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ بھی پیغمبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے متبع اور مبلغِ اسلام کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔صحیح احادیثِ رسول اللہ ﷺ میں ہے: لانبي بعدي ، لانبوة بعدي ، خُتم بي النبيون (میرے بعد نبوت و رسالت ختم ہوگئی)، أنا خاتم النبيين جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾

اور آپ ﷺ نے فرمایا: «لوكان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب»

''اگر میرے بعد سلسلہ نبوت جاری رہتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بیٹے دے کر لے لیے تاکہ کسی کو ایسا شائبہ ہی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي ﷺ يقول: «إن بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم» (صحیح مسلم، مشکوٰۃ المصابیح: باب اشراط الساعہ)

''حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے پہلے بڑے کذاب ہوں گے، ان سے بچ کر رہنا۔''

جن میں ایک کذاب غلام احمد قادیانی بھی ہے جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اس کے جھوٹے اور مرتد پیروکار اس کی باطل باتوں کو پھیلا رہے ہیں۔ لعنهم الله

علماء نے اس کی بھرپور تردید کی حتیٰ کہ وہ ذلیل ہوکر جہنم رسید ہوا۔ افسوس کہ ماہ نامہ آفاق نے علامہ اقبال جیسے محبِ رسول کو ایسی حیثیت سے نوازا جو کفر سے کم نہیں۔ توبہ کیجئے اور اس عنوان کی تردید کرکے اپنے ایمان کو بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہر قسم کے کفر وارتداد سے محفوظ رکھے۔ آمین!